اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم اپریل سنہ ۱۹۳۱ء | ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۹ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸

نمبر ۸ | جلد ۵

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

رسول کریم کے احسانات	۳/۴	عزیزہ بیگم صاحبہ منٹگمری
جہیز اور تعلیم	۵	محترمہ زینب بیگم صاحبہ ہمشیر چوہدری محمد اکرم خاں
رپورٹ لجنہ اماء اللہ	۶	
حضرت موسیٰ کے متعلق	۷/۸	
وفا شعار لڑکی	۹/۱۰	ماخوذ
روسی خواتین	۱۰/۱۱	
قدرت کی اتفاقی گرفت	۱۳/۱۴	
دانتوں کی حفاظت	۱۴/۱۶	ماخوذ
امیر بن سعود کی عیسائی بیویاں	۱۶/۱۷	
مختلف واقعات	۱۷/۱۸	

KHILAFAT LIBRARY

صنف نازک سے

کیا بتاؤں صنفِ نازک دل ہے کتنا بیقرار
دیکھ کر پستی کو تیری ہو گیا سینہ فگار

آنکھ وقفِ خونفشانی تیری حالت دیکھ کر
آہ سینہ سے نکلتی ہے مثالِ شعلہ بار

ہائے کیوں احساس تجھ کو اپنی حالت کا نہیں
آہ کیوں ہوتی نہیں تو بیکسی پر سوگوار

آہ کیوں تو مطمئن اپنی جہالت پر ہوئی
اُف ترے سینہ سے اُٹھتا کیوں نہیں کوئی شرار

ساری دنیا گامزن راہِ ترقی پر ہے آج
خوابِ غیرت سے مگر ہوتی نہیں تو ہوشیار

ہائے اُف! سینہ پہ میرے سانپ سا ہے لوٹتا
یاد جب آتی ہیں تیری ہمتیں وہ استوار

یاد آتی ہیں تری وہ سابقہ سرگرمیاں
جس سے ملت کو بھی تیری ذات سے تھا افتخار

یاد کر ہاں یاد کر تو بھی تو وہ دن یاد کر
جب مصائب تیری ہمت سے ہوئے تھے تار تار

وقتِ مشکل تو نظر آتی تھی بس سینہ سپر
کانپتے تھے تیری ہمت سے جہاں کے شہسوار

جنگ کے میدان میں بھی خوگرِ دہشت نہ تھی
تیرے استقلال پر ہوتے فرشتے بھی نثار

حلِ عقدہ میں مثال اپنی جہاں میں آپ تھی
تھا علومِ دیں کو بھی تو نے بنایا پُر ثمار

KHILAFAT LIBRARY

میری پیاری صنف پھر دیرینہ سرگرمی کو لا
پھر زمانہ کو وہی فہم و فراست تو دکھا

پھر جہالت سے بحث ماؤمن کا دامن چاک کر
پھر اشاعت کے لئے تو اپنی ملت کو لگا

علم و فہم اور اچھی باتیں گم شدہ دولت تری
پھر انہیں تو ڈھونڈ کر اس جہل کا دھبہ مٹا

اس طرح کی زندگی زیرِ فلک زیبا نہیں
آ خدا کے واسطے اب ہوش میں لے باصفا

آہ اپنے آپ کو بیکار کیوں سمجھی ہے تو
ذات سے تیری تو وابستہ ہے قومی ارتقا

اُٹھ دلِ حرماں زدہ کو کر دے محمل کے قریب
یاس و حسرت سے چھڑا کر دین کا رستہ دکھا

پھر نکل "اعلائے کلمۃ" کے لئے صنفِ عزیز
ہے حصارِ عافیت اسلام ہی اسکو سُنا

ذات سے اپنی مٹا کر سارے دھبے جانِ جاں
پھر شمیم زار کو دکھلا وہ پہلی عز و شاں

خاکسارہ شمیم (امۃ الحفیظ بیگم برہما)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دار الامان مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۱ء

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات

KHILAFAT LIBRARY

میں آپ کے احسانات بیان کرنے سے پہلے ایک واقعہ بیان کرتی ہوں۔ جو احسانات اور قربانیوں دونو کے متعلق ہے۔ یہ واقعہ مکہ کا ہے۔ عقبہ جو ایک بڑا سردار تھا۔ آپ کے پاس آیا۔ اور آکر کہنے لگا۔ کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے۔ کہ آپس میں خونریزی ہو۔ اور بھائی بھائی سے جدا ہو جائیں۔ اگر نہیں تو میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ اسے مان لو۔ وہ تجویز یہ ہے۔ کہ تمہاری کوئی نہ کوئی غرض ہے۔ اگر تمہیں مال حاصل کرنیکی خواہش ہے۔ تو ہم سب اپنے مال کا ایک حصہ تمہیں دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح تم بڑے مالدار ہو جاؤ گے۔ اور ہم اس بات کیلئے تیار ہیں۔ کہ تمہیں اپنا سردار بنائیں۔ اگر خوبصورت عورت چاہتے ہو۔ تو جس عورت کو پسند کرو۔ وہ ہم تمہیں دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر تم بیمار ہو۔ تو بھی تمہارا علاج کرانے کے لئے تیار ہیں۔ غرض عزت چاہتے ہو تو عزت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر بادشاہت چاہتے ہو تو بادشاہت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر عورت چاہتے ہو۔ تو عورت دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تم یہ کہنا چھوڑ دو۔ کہ خدا ایک ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تمہاری ان چیزوں کی ذرہ بھی پروا نہیں۔ میرا جواب سنو! یہ فرما کر آپ نے چند آیات قرآن کی تلاوت فرمائیں۔ جن میں توحید کی تعلیم تھی۔ ان آیات کو سن کر عقبہ پر اتنا اثر ہوا۔ کہ اس نے واپس جا کر کہا۔ یہ نہ جھوٹا ہے اور نہ ساحر ہے۔ اسکی مخالفت چھوڑ دو۔

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کام اللہ کے لئے تھے۔ اور اپنے نفس کی خواہش کا ان میں کوئی دخل نہ تھا۔ اور اس نکتہ کو آپ کے احسانات اور آپ کی قربانیوں پر غور کرتے ہوئے ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔

اب میں آپ کے احسانات کا ذکر کرتی ہوں۔ آپ کے احسانات عارضی نہیں۔ اکثر دائمی ہیں۔ اور پھر آپ کے احسانات انہی لوگوں تک ہی نہیں۔ جو آپ کے رشتہ دار تھے۔ بلکہ آپ کے احسانات اپنے دوستوں سے نکل کر واقفوں اور ان سے بھی نکل کر ناواقفوں تک پھیل گئے تھے۔ اس میں کسی نفع کی آپ کو امید نہ تھی۔ بلکہ وہ ایسے ہی تھے۔ جیسے کہ ماں اپنے بچے سے حسن سلوک کرتی ہے۔ بلکہ اسکے ساتھ یہ بات بھی تھی۔ کہ آپ نے وہ احسان اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر کئے۔

پہلا احسان آپ کا شرک کو دور کرنا ہے۔ آپ نے خدا کی پرستش دنیا میں قائم کی۔ اب تو سب دنیا اس بات کی قائل ہو رہی ہے۔ کہ شرک برا ہے۔ مگر جب آپ مبعوث ہوئے تھے۔ اس وقت کوئی قائل نہ تھا۔ آپ نے

سارے ملک کو اپنا دشمن بنا کر اور سخت سے سخت تکالیف برداشت کر کے اس صداقت کو قائم کیا۔ اور نہ صرف اپنے زمانہ کے لوگوں کو بلکہ بعد میں آنیوالے لوگوں کو بھی اپنا ممنون احسان کیا۔ یہ آپؐ کا کسقدر احسان ہے ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا پر یہ بھی احسان ہے کہ آپؐ نے یہ تعلیم دی۔ کہ سچی جستجو کبھی ضائع نہیں جاتی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ یہ تعلیم دیا کرتے تھے۔ الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ ہمارے ملنے کی کوشش کرینگے۔ ہم ضرور ان کو ہدایت دیدینگے۔ یعنی جو بھی سچے دل سے جستجو کریگا۔ خدا کو پالیگا۔

آپؐ فرمایا کرتے تھے انصر اخاک ظالماً او مظلوماً اے مسلمان! تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم یہ سنکر صحابہؓ حیران رہ گئے۔ مظلوم کی تو مدد کی جا سکتی ہے۔ ظالم کی کیا مدد کیجائے۔ اس لئے دریافت کیا۔ مظلوم کی تو مدد کرنا سمجھ میں آگیا۔ مگر ظالم کی کس طرح مدد کیجائے آپؐ نے فرمایا۔ ظالم کی مدد اس طرح کرو۔ کہ اسے ظلم سے روک دو۔ یہ واقعہ اس امر کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ آپؐ نے انصاف کو کُلّی طور پر قائم کیا۔ اور معاملات میں سب انسانوں کو برابر رکھا ہے۔ یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ ہر حالت میں اپنے بھائی کا ساتھ دو۔ بلکہ یہ تعلیم دی۔ کہ اگر بھائی ظلم کرے۔ تو یہ خیال کرکے کہ اس کے مقابلہ پر کوئی غیر شخص ہے۔ بھائی کی مدد نہ کرنے لگ جاؤ۔ بلکہ اسے ظلم سے روک دو۔ کیونکہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ پس ظلم میں مدد کرنا۔ گویا اپنے بھائی کو خود تباہ کرنا ہے۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپؐ کی زندگی نہایت مقدس اور پاک تھی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے، عورتوں کے کوئی حقوق تسلیم ہی نہیں کئے جاتے تھے۔ اور عرب لوگ تو انہیں ورثہ میں بانٹ لیتے تھے۔ رسول کریم صلعم نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت عورتوں کے حقوق کو قائم کیا اور فرمایا مثل الذی علیھم عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے۔ پھر آپؐ نے اعلان فرمایا۔ جس طرح مردوں کے مرنے کے بعد انعام ہیں۔ اسی طرح عورتوں کیلئے بھی ہیں۔ پھر عورتوں کیلئے جائدادیں حصے مقرر کئے۔ اس کی اپنی جائداد مقرر کی۔ انگلستان میں بھی آج سے ۷۰ سال قبل عورت کی کوئی جائداد نہ سمجھی جاتی تھی۔ جو کچھ اسے باپ سے ملتا۔ وہ بھی اس کا نہ ہوتا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال قبل یہ حکم دیا۔ کہ عورت اپنے مال کی آپ مالک ہے۔ خاوند بھی اس کی مرضی کے خلاف اس کا مال نہیں لے سکتا۔ بچوں کی تربیت نکاح میں رضامندی۔ اور اس قسم کے کئی حقوق آپؐ نے عورت کو عطا کئے۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد ۔

خاکسار عزیزہ بیگم از منٹگمری کوٹھی دار الرحمت

التماس

اپنی مصباحی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ ایک بہن صاحبہ کے گرمیوں میں پیر پھٹتے ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں سے سخت آگ سی نکلتی ہے اگر کسی کو اس کا علاج معلوم ہو تو از راہ کرم تحریر فرمائیں مشکور ہونگی۔ والسلام

کمترین رقیہ خاتون اہلیہ بابو محمد اسحاق صاحب لاہور

جہیز اور تعلیم

میری عرصہ سے دلی خواہش تھی ۔ کہ مصباح میں کوئی مضمون ڈالوں ۔ مضمون لکھنے کا اصلی مدعا یہ ہوتا ہے ۔ کہ مصباحی بہنیں مضمون سے مفید باتیں اخذ کریں ۔ جہاں تک ہو سکے اسپر عمل کرنے کی کوشش کریں ۔

زمانہ حال میں مسلمانوں کے ہاں جہیز کا بہت رواج ہے ۔ ہم مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ آنحضرت رسول مقبول صلعم کی دختر نیک اختر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کیا جہیز تھا ۔ مگر پھر بھی مسلمان مفلس سے مفلس شخص بغیر جہیز کے شادی نہیں کر سکتے ۔ اگر دیگر اقوام کی بہ نسبت مسلم قوم بھی اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دیکر شادی کر دیا کرے تو موجودہ جہیز سے لڑکی کے واسطے یہ زیادہ موزون اور فائدہ مند ہو گا ۔ کیونکہ کپڑے وغیرہ کا جہیز تو کچھ عرصہ کے بعد خراب ہو کر ختم ہو جاتا ہے ۔ اور یہ تعلیم کا بیش بہا جہیز لڑکی کا عمر بھر کا ساتھی اس کی ہر مصیبت کا مددگار ہو گا آجکل بہت سی مثالیں پیش نظر ہیں جن کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے ۔ کہ امیر گھرانے کی بہو بیٹیاں شوہر کی وفات کے بعد فاقے کر رہی ہیں یا خیرات و زکوٰۃ وغیرہ کھا رہی ہیں کاش اُن کے والدین ہزار ڈیڑھ ہزار جہیز کی بجائے ان کو کوئی اعلیٰ تعلیم دیتے ۔ جیسے اُستانی گری یا ڈاکٹری وغیرہ وغیرہ تو اُن کے کچھ اڑے وقت کام تو آتا ۔ تعلیم سے یہ مطلب نہیں ہے کہ لڑکیاں نوکری کریں ۔ تعلیم ہر شخص کے لئے نہایت ضروری چیز ہے خواہ غریب ہو یا امیر ۔ بعض قدامت پسند اشخاص کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جن کے کھانے کو نہ ہو وہ تعلیم حاصل کیا کریں ۔ میرے خیال میں وہ خود ہی تعلیم کی حقیقت سے بے خبر ہیں اگر ان کو اس کی اصلیت سے بخوبی واقفیت ہو تو ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے ۔ کیا نہیں یہ تجربہ نہیں کہ بغیر علم کے انسان خدا کو بھی نہیں پہچان سکتا ۔ تعلیم سے لڑکیوں کے دماغ میں خانہ داری کے انتظامات اولاد کی پرورش والدین کے حقوق شوہر کی خوشنودی ساس سسرے کی اطاعت تہذیب اور سلیقہ شعاری وغیرہ وغیرہ بہت سی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ لیکن خدا جانے والدین لڑکی کے واسطے جہیز کیوں اس قدر عزیز سمجھتے ہیں ۔ جس قدر روپیہ لڑکی کی شادی و جہیز پر خرچ ہوتا ہے اتنا ہی روپیہ لڑکے کی تعلیم شادی پر خرچ ہوتا ہے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ والدین لڑکے کو تو اچھی تعلیم دیکر اُس کی زندگی خوشگوار بنا دیتے ہیں ۔ لیکن لڑکی بیچاری کو جاہل چھوڑ کر عمر بھر مصیبت میں گرفتار کر دیتے ہیں ۔ بجائے جہیز کے اگر لڑکیوں کو بھی کسی قسم کی اعلیٰ تعلیم دی جائے تو ماں باپ کی یہ عنایت گویا اُن کی عمر بھر کا ساتھی ہے اور بیش بہا جہیز ۔ جو اُن کے پاس عمر بھر موجود رہے اور کبھی خراب نہ ہو ۔

دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہم مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے ۔ کیونکہ تعلیم ہی ہماری بہتریوں کی جڑ و بنیاد ہے ۔ والسلام ۔

خاکسار زینب بیگم بنت [illegible] احمدی

KHILAFAT LIBRARY

رپورٹ لجنہ اماء اللہ چھور چک ۱۱۷

میرے بھائی محمد اکرم خاں صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چھور چک ۱۱۷ کی تحریک پر جماعت احمدیہ چھور کی مستورات نے اپنی لجنہ قائم کی اور متفقہ طور پر محترمہ بعہ بی بی اہلیہ ڈاکٹر حسن علی صاحب پریذیڈنٹ۔ اللہ بی بی اہلیہ چوہدری رحیم بخش صاحب خزانچی اور خاکسارہ سیکرٹری مقرر ہوئی۔ جلسہ چوہدری نبی بخش صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ پہلے محترمہ عائشہ بی بی اہلیہ ماسٹر سید علی صاحب نے سورۃ تبارک الذی کی تلاوت کی۔ اور ایک مضمون تعلقات زن و شوہر داری پر پڑھا۔ پھر خاکسارہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان اور صداقت مسیح موعودؑ و وفات مسیحؑ پر تقریر کی۔ پھر سید بیگم ہمشیرہ غلام محمد صاحب احمدی نے بڑی خوش الحانی سے حضرت صاحب کی نظمیں پڑھیں۔ اور ایک تجویز پیش ہوئی۔ کہ جلسہ ہر یکم اور پندرہ کو ہوا کرے۔ یہ تجویز پاس ہو گئی۔ اس جلسے میں بہت سی غیر احمدی عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ جن پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ ہماری ایک بہن ایمان لے آئی۔ یہ صرف ہمارے اُس جلسہ کا نتیجہ ہے۔ پھر ہر ایک احمدی عورت نے اپنی حیثیت کے مطابق چندہ دیا۔ اور چندہ جمع ہو کر قادیان بھیجدیا گیا۔ بعد ازاں دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

دُعا کریں۔ کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم کے ساتھ اس کام میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار نصرت آرا بیگم سیکرٹری لجنہ ہمشیرہ چوہدری محمد اکرم خاں صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چھور چک ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

MULAFEEZ LIBRARY

رپورٹ لجنہ دہلی

ہماری لجنہ کا ماہواری جلسہ یکم مارچ کو بابو اکبر علی صاحب کے مکان پر ہوا۔ اس دفعہ عورتوں کی تعداد بیس کے قریب تھی۔ جس میں ۸ عورتیں غیر احمدی تھیں۔ اور باقی احمدی۔ غیر احمدی بہنوں نے دلچسپی سے شرکت حاصل کی۔ اور بعض نے دوسرے جلسے پر تقریر کرنے کی اجازت طلب کی۔ اہلیہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے سیرت نبیؐ پر تقریر فرمائی اور عرب کے حالات اُس زمانہ کے بتائے جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ اسکے بعد اہلیہ کرامت اللہ صاحب نے اپنا مضمون پڑھا جسمیں انہوں نے لجنہ کی ترقی کے متعلق اصول بیان فرمائے۔ اسکے بعد اس عاجزہ نے اسکے بعد لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں پھر لجنہ کی ترقی کیلئے کچھ مشورے ہوئے۔ پھر چندہ ماہواری جمع ہوا اور خیر و خوبی کے ساتھ دُعا پر جلسہ ختم ہوا۔ والسلام

راقمہ خاکسارہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ دہلی

گوکھووال

یکم مارچ ہم نے جلسہ کیا۔ تلاوت قرآن شریف امۃ الرشید صاحبہ نے کی۔ پھر ایک نظم دو لڑکیوں نے ملکر پڑھی۔ اسکے بعد امۃ الرشید صاحبہ نے ایک مضمون کشتی نوح سے پڑھا۔ اسکے بعد امۃ المجید نے ایک مضمون حضرت رسول کریم صلعم کی شادیوں کے متعلق پڑھا۔ خاکسار عزیزہ بی بی سکرٹری تعلیم و تربیت گوکھووال چک ۱۱۷ جھنگ برانچ۔ لائلپور

حضرت موسیٰؑ کے متعلق

ایک مصری مؤرخ کا بیان

آسمانی کتابوں سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل مصر میں آباد ہوگئے تھے۔ غلام بنائے گئے تھے۔ حضرت موسیٰؑ انہیں لے کر طور سینا میں ہجرت کر گئے تھے۔ فرعون نے تعاقب کیا تھا۔ اور اپنے لشکر کے ساتھ سمندر میں غرق ہو گیا تھا۔ قرآن مجید نے یہ بھی صاف کر دیا ہے۔ کہ غرق ہو جانے کے بعد فرعون کی لاش صحیح سالم نکل آئی تھی تاکہ آئیوالی نسلوں کیلئے یہ خدائی کا جھوٹا مدعی عبرت و نصیحت بنجائے۔ مصر کے عجائب خانہ میں ایک فرعون کی ممی (یعنی مسالہ لگائی لاش) بھی موجود ہے۔ اور بعضوں کا خیال ہے۔ کہ شاید حضرت موسیٰؑ کے عہد کا فرعون وہی ہے +

KHILAFAT LIBRARY

اب چند سال ہوئے۔ ایک قدیم مصری مؤرخ "مانیٹو" کی مفصل تاریخ کے چند اوراق دستیاب ہوگئے ہیں۔ اور ان سے اسی قدر ثابت نہیں ہوتا۔ کہ بنی اسرائیل مصر میں آباد تھے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے محل میں ہوئی تھی۔ یہ سچ ہے۔ کہ یہ مؤرخ، حضرت موسیٰؑ سے گیارہ سو برس بعد گذرا ہے۔ مگر آسمانی کتابوں کے علاوہ اسکی شہادت زیادہ سے زیادہ پرانی ہے۔ جو موجودہ دنیا تک پہنچتی ہے اور اس لئے وہ خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس مؤرخ نے اشارہ کیا ہے کہ بنی اسرائیل کی ہجرت فرعون "اخناتون" کے عہد حکومت کے بعد پیش آئی ساتھ ہی وہ فوت آخ آتون کے عہد کا بھی ذکر کرتا ہے۔ جو تحقیق سے ثابت ہے کہ سال عیسوی سے ۱۳۴۶ برس پہلے فوت ہو چکا ہے۔ اگر ہم آخر الذکر بیان کو صحیح فرض کر لیں، نیز یہ بھی فرض کر لیں کہ مصر سے ہجرت کے وقت حضرت موسیٰؑ کی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ تو اس فرض سے یہ نتیجہ نکالنا ممکن ہوگا کہ حضرت موسیٰؑ ۱۳۸۶ء ق م میں پیدا ہوئے تھے۔ جو فرعون "امنحوتب سوم" کی تخت نشینی کا بیسواں سال تھا لہٰذا اس مضمون میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کا تعلق اسی فرعون اور اس کی لڑکی سے فرض کرنا چاہیئے +

مشہور ملکہ "تی" کی شادی فرعون مصر امنحوتب سوم سے اس کی تخت نشینی کے بعد ہی ہوئی اس وقت وہ تی کی عمر بارہ برس سے زیادہ نہ تھی، لیکن ۱۳۸۶ء ق م سے پہلے ہی ملکہ اور بادشاہ کئی لڑکیوں کے والدین بن چکے تھے اور بڑی لڑکی کی عمر اس وقت سترہ برس کی تھی۔ اسی نے بقول مؤرخ مذکور حضرت موسیٰؑ کو شہر طیبہ کے مضافات میں دریائے نیل کے کنارے "بردی" کی جھاڑی میں پڑا پایا تھا +

یہ مؤرخ لکھتا ہے کہ فرعون کی بڑی لڑکی طیبہ میں ایک صبح کو پورے سال بھر کی غیر حاضری کے بعد واپس آئی تھی۔ شاہزادی اپنی کشتی پر صبح سویرے پایۂ تخت پہنچی یہ گرمی کا زمانہ تھا دوپہر کو وہ مجبور ہوئی کہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ دریا میں غسل کرنے جائے +

محل شاہی سے کچھ ہی دور ایک یہودی محلہ آباد تھا اس میں ایک خاتون "یعقوبیت" نامی رہتی تھی

اس نے اپنا شیر خوار بچّہ اپنی لڑکی مریم کو دیا کہ دریا کے کنارے خود غسل کرلے اور بچّہ کو بہلائے رکھے تاکہ وہ خود گھر کا کام کاج کر سکے ۔

مریم اپنے بھائی کو بانس کی ٹوکری میں اُٹھائے تھی۔ جب دُھوپ سخت ہوگئی تو اُس نے ٹوکری دریا کے کنارے رکھدی اور خود نہانے لگی۔ تو شاہی محل کی طرف سے اُس نے شاہزادی کو آتے دیکھا جس کے آگے بہت سے دراز قد خواجہ سرا اور پیچھے سہیلوں کی ایک فوج چلی آتی تھی۔ وہ ایسی ڈری کہ بھائی کو وہیں چھوڑ کر بے تحاشہ بھاگ گئی ۔

شاہزادی ٹوکری دیکھ کر چلّائی۔ یہ کیسا پیارا بچّہ ہے۔ اس کے ماں باپ کون ہیں؟ اپنی صورت سے تو مصری نہیں۔ کسی اجنبی کا بچّہ معلوم ہوتا ہے۔ شہزادی نے بچّہ کو گود میں اُٹھالیا۔ وہ رونے لگا شہزادی کو بڑا ترس آیا کہ ماں اس طرح بچّے کو چھوڑ گئی ہے۔ اب اس نے اپنے ہاتھوں پر اُٹھالیا۔ بہلانے اور کھلانے لگی۔ عین اس وقت شاہزادی نے ایک چیخ سُنی۔ یہ مریم تھی جو دیوانہ وار دوڑ آئی تھی۔

"تُو اسے جانتی ہے؟ شاہزادی نے سوال کیا۔ مریم نے سر تو ہلایا مگر کوئی جواب نہ دے سکی شاہزادی سمجھ گئی کہ لڑکی بچّے کی کوئی رشتہ دار ضرور ہے۔ اُس نے ایک خواجہ سرا کو اُس کے ساتھ کیا کہ ماں یا باپ کو بُلا لائے ۔

ماں نے شاہی ہرکارہ دیکھ کر انکار کیا کہ یہ بچّہ اُسکا ہے۔ مگر وہ گرفتار کر لی گئی۔ اور شاہزادی کے حضور میں لائی گئی۔ بچّہ ماں کو دیکھتے ہی ہمکنے لگا۔ اور صاف ثابت ہوگیا کہ وہ کون ہے؟ شاہزادی نے حکم دیا کہ ماں اس کے ساتھ محل میں اور بطور انا یا دائی کے رہے ۔

محل میں ایک عید سی ہوگئی۔ یہودی بچّہ کے آنے کی وہ خوشی تھی کہ جو شاید ولی عہد پیدا ہونے پر بھی نہ ہوتی۔ دفعۃً خود فرعون آتا دکھائی دیا۔

شاہزادی بھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ بچّہ باپ کی گود میں ڈال دیا اور کہنے لگی۔ مَیں اسے ضرور پالوں گی۔ مَیں اس کا نام "موسیس" رکھتی ہوں۔ لیکن پیار سے اسے موسیٰ کہا جائیگا۔ یہ کہکر اُس نے بچّہ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور چُمکار کر کہنے لگی۔ پیارے موسیٰ۔ آہ میری جان موسیٰ کیسا اچھا ہے۔ پھر اس نے بچّہ کا ہاتھ پکڑ کے باپ کے مُنہ کی طرف اُٹھایا۔ فرعون بھی پیار کرنے کو جُھکا۔ مگر بچّے کی اُنگلی تاج کی کڑی میں پھنس گئی۔ اور وہ سر سے گرنے لگا۔ فرعون نے جلدی سے تاج سنبھالا ۔

KHILAFAT LIBRARY

خریداران مصباح سے!

جن خریداران مصباح نے ابھی تک چندہ سالانہ ادا نہیں کیا۔ اور وی پی بھی واپس کر رہے ہیں وہ مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیں۔ کہ چندہ کب ادا ہوگا۔ اخبار جاری رکھا جائے یا بند کر دیا جائے اگر بند کرنے کا ارشاد ہے تو جو بقایا ان کے ذمّے نکلتا ہے وہ ادا کر دیں۔ اخبار کو بند نہیں کرانا چاہیئے بلکہ نہ صرف خود خریدار رہیں بلکہ اور خریدار بھی بنائیں ۔

(مینیجر)

وفا شعار لڑکی

سنہ ۱۸۰۴ء میں جنرل لے جولیس، نیپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانس کے قتل کی سازش میں ماخوذ ہوا اور اثبات جرم پر سزائے موت کا مستوجب قرار دیا گیا۔

جنرل مذکور کی ایک ۱۴ سالہ لڑکی تھی اپنے باپ کی نسبت یہ حکم سُنکر نہایت مغموم اور پریشان ہوئی۔ اس کی رہائی کی بہت تدابیر سوچیں۔ مگر کسی سے اطمینان نہ ہوا۔ آخر دوسری صبح چُپ چاپ پا پیادہ قصر شاہی کی طرف روانہ ہوئی۔ باب عالی پر پہنچکر رُک گئی۔ تو ذرا مایوس ہوئی مگر تھوڑی دیر غور کر کے آگے بڑھی اور جرأت کر کے دربان کو اپنا قصۂ غم سُنایا۔ دربان کچھ تو تھا ہی نرم دل اور مزید براں اس کے عجز و انکسار، داستانِ مصیبت اور حسن خداداد سے ایسا متاثر ہوا۔ کہ محل میں داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ اور یہ سیدھی ملکہ جوزفٹ آئیس شہنشاہ بیگم کے حضور میں پہنچی۔ ملکہ اس کی صورت دیکھ کے حیران رہ گئی۔

ملکہ:۔ تم کون ہو؟ لڑکی:۔ بدنصیب جنرل جولیس کی بیٹی۔ ملکہ:۔ آنے کا سبب؟ لڑکی:۔ حضور! میرے باپ کو جہاں پناہ کے خلاف سازش کے جرم میں سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔ اور عنقریب اُسے ہمیشہ کے لئے ہم سے جُدا کیا جائیگا۔ مہربان ملکہ! میں نہیں کہہ سکتی کہ وہ بے گناہ ہے ممکن ہے مجرم ہو اور اس صورت میں لازم ہے کہ اس کو سزا دی جائے۔ لیکن وہ اکیلا نہیں مریگا۔ اس کے بغیر یہ غمزدہ بھی زندہ نہیں رہیگی۔ وہ مجھے پیار کرتا تھا۔ اور میری خاطر اسے ہر طرح منظور تھی اگر وہ دنیا سے کوچ کر جائیگا میرا قیام بھی غیر ممکن ہے۔ رحمدل ملکہ مہربان ملکہ! میری حالت پر رحم کر کے اسکی معافی کی شہنشاہ سے سفارش فرمائیں۔

مگر رحم دل ملکہ نے صلاح دی کہ جب شہنشاہ وزیروں کے ہمراہ فلاں کمرے سے گذریں تو ان کے حضور میں پیش ہو کر عرض کرے۔

چنانچہ جب شہنشاہ اس کمرے سے گذرنے لگا تو مصیبت زدہ لڑکی جلدی سے اس کے پاس پہنچی اور قدموں پر گر کر نہایت عجز سے دردناک لہجے میں التجا کی:۔

"معاف کرو معاف کرو! میرے باپ کو معاف کرو"

نیپولین نے اس اجنبی لڑکی کو ایوان خاص میں دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا اور کسی قدر کرخت آواز میں کہا "میں نے کہہ رکھا ہے کہ مجھے اس قسم کے نظارے دیکھنے منظور نہیں، لیکن نہ معلوم! باوجود میرے حکم کے تمھیں میرے سامنے آنیکی کس نے اجازت دی۔ بس صاحبہ چھوڑ دو"

یہ کہکر اس سے اپنے آپکو چھڑانے کی کوشش کی مگر لڑکی اس کے پاؤں سے لپٹ گئی۔ آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ چہرے پر اداسی اور مایوسی کے آثار ظاہر ہوئے۔ الحاح و زاری سے کہا:۔

"معافی۔ معافی، مَیں اپنے باپ کے لئے معافی مانگتی ہوں"

نیپولین نے کہا۔ تمہارا باپ کون ہے اور تم کون ہو؟

لڑکی نے مؤدبانہ جواب دیا "جناب مَیں مس لے جولیس ہوں۔ میرے باپ کے قتل کئے جانے کا حکم صادر ہو چکا ہے"

KHILAFAT LIBRARY

نپولین نے ذرا توقف سے کہا "ہاں! مس صاحبہ! لیکن یہ دوسرا جُرم ہے جس میں تمہارے باپ نے ہماری جان لینے کی سازش کی - افسوس میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔

لڑکی نہایت متانت اور سادگی سے بولی "جناب یہ میں جانتی ہوں - پہلی دفعہ میرا باپ بالکل بیقصور تھا اور آج میں انصاف کی خواہشمند نہیں بلکہ معافی کی خواستگار ہوں - اور اس کے لئے معافی کی التجا کرتی ہوں"۔

نپولین اس نظارے سے بہت متاثر ہؤا - اور اس کا لفظ لفظ اسکے دل میں گھر کر گیا - پیار سے لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور محبت بھری آواز سے کہا اچھا میری لڑکی، تمہاری خاطر میں تمہارے باپ کو معاف کرتا ہوں، اب اُٹھو اور مجھے چھوڑ دو،

اس مژدہ جان بخش کی لا انتہا مسرت لڑکی کی کمزور طبیعت سے برداشت نہ کی گئی بیہوش ہو کر زمین پر گری - ملازم جھٹ اُٹھا کر شہنشاہ بیگم کے کمرے میں لے گئے - جہاں فوراً ہوش میں آ گئی - اس ناگہانی صدمہ سے بہت کمزور ہو گئی - لیکن دل میں تاب نہ تھی کہ یہاں اور ٹھیرے - اگرچہ ملکہ نے اصرار کیا مگر اس نے اجازت چاہی اور دُعائیں دیتی رخصت ہوئی ۔

نپولین کا ایڈ یکانگ اور اس کی عورت یہ خوشخبری پہنچانے کے لئے لڑکی کے ہمراہ ہوئے - جب جیل میں پہنچے - جنرل لے جولیس ایک اندھیری کوٹھڑی میں جان سے بیزار آہ و فغاں کر رہا تھا - لڑکی جاتے ہی اس سے لپٹ گئی اپنے باپ کو وہ خوشخبری سُنانے کے ناقابل تھی جسم تھر تھرانے لگا - آنکھیں پتھرا گئیں اور بیہوش ہو کر گر پڑی - اس کے باپ کو رہا کر دیا گیا۔ گھر پہنچکر اُس کو ہوش آیا - لڑکی کی محبت اور استقلال کی جا بجا تعریف ہونے لگی ۔

رُوسی خواتین

(عنبر)

موجودہ روس کی عورت کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ آئندہ عورت بھی باقی رہیگی" اس کے معنے یہ ہیں کہ اس نے اپنی پہلی نسوانیت کھو دی - اور اب وہ میلان طبع کے اعتبار سے مرد سے زیادہ مشابہ ہے چنانچہ اسوقت رُوسی عورت ایسے ایسے اعمال شاقہ انجام دے رہی ہے جسکی تکمیل اور انجام دہی مردوں کیلئے دشوار نظر آتی تھی - اب وہ بالکل مساوی طور پر مردوں کی طرح تعلیم حاصل کرتی ہے - اور اس کی تعلیم اور زندگی لینن کے اصول کے ماتحت ہے - جس کا منشاء یہ ہے کہ عورت زندگی کی ذمہ داریوں میں اسی طرح برابر کی شریک ہے جس طرح مرد - بلکہ لینن کے اصول تو اس سے بھی وسیع معنے رکھتے ہیں - اور وہ حقیر سے حقیر فرد کو بھی قوم کا ذمہ دار بتاتا ہے - چنانچہ وہ کہتا ہے کہ ہر باورچی کو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے کہ وہ صدر جمہوریہ کے منصب عالی پر فائز ہو جائے ......

KHILAFAT LIBRARY

---------- اگرچہ علمی حیثیت سے لینن کے اصول دشوار ہیں - اور ہم ان کے سخت مخالف ہیں لیکن پھر بھی ہم کو ماننا پڑیگا کہ باوجود اپنے نقائص کے بھی وہ اس طرح پھیل

ہے ہیں۔ جس طرح خشک گھاس میں شعلہ ہائے آتش۔

یہ نسوانی انقلاب جو اسوقت زیر بحث ہے کسی ایک منزل پر آکر رُک نہیں گیا۔ بلکہ روزانہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ آپ رُوس کی سڑکوں پر دیکھینگے کہ عورتوں کی ایک جماعت موٹر ڈرائیوری کی خدمت انتہائی بے باکی اور ... ... اطمینان کے ساتھ انجام دے رہی ہے اور گھنٹوں ایسے راستوں پر موٹریں چلاتی رہتی ہیں جو چلنے والے لوگوں کے ہجوم سے بھری رہتی ہیں۔ اس طرح آپ دیکھینگے کہ عام راستوں پر خواتین کی ایک جماعت حمالی اور بار برداری کی خدمت انجام دیتی ہے اور اس کو اس میں کچھ عار نہیں محسوس ہوتا روسی خواتین اب مردوں کی طرح حکومت کے بڑے بڑے مناصب پر فائز ہیں۔ اسی طرح وہ حکومت کی بڑی بڑی مجالس میں ملک و ملت کی نمائندگی کا امتیاز بھی رکھتی ہیں روسی خواتین کے ممتاز افراد میں مشہور روسی لیڈر ٹراٹسکی کی بہن میڈم کامیناف ہے۔ جسکو رُوسی خواتین میں بہت زبردست اقتدار حاصل ہے علاوہ ازیں عام طور سے روسی عورتیں کارخانوں میں مردوں کی طرح کام کرتی ہیں اور ماسکو میں تو آپ صبح کے وقت دیکھینگے کہ عورتیں ہجوم در ہجوم کارخانوں کی طرف جا رہی ہیں اور دوپہر کے کھانے کے وقت کارخانوں سے نکل کر ہوٹلوں میں چلی جا رہی ہیں اور ان کے چہروں سے تازگی کی وجہ سے غور و فکر کے آثار نمایاں ہیں۔

رُوس میں خواتین کا مردوں سے مقابلہ یہیں تک محدود نہیں بلکہ ورزشی کھیلوں میں بھی وہ مقابلہ کر رہی ہیں۔ آج رُوسی عورتیں ورزشی کھیلوں کے متعلق جتنے شوق اور شغف کا اظہار کر رہی ہیں اتنا انہوں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ وہ پولیس میں بھرتی ہوتی اور فوجی خدمات بھی انجام دیتی ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ رُوسی خواتین پولیس اور فوج کی خدمت کے سلسلہ میں ان خواتین سے کہیں زیادہ مضبوط اور قوی ثابت ہوتی ہیں جو امریکہ، پیرس، برلن اور لندن میں اس قسم کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔ رُوسی عورتوں میں بہت سی ایسی بھی ہیں جن کا تعلق بحری اور ہوائی جنگی جہازوں سے ہے۔ اور وہ بلا کسی پس و پیش کے یہ خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس کا ایک واضح ثبوت تو یہ ہے کہ رُوس میں خواتین کا فوج اور پولیس میں بھرتی ہونا حکومت کی طرف سے کسی جبریہ قانون کی بنا پر نہیں ہے بلکہ عورتیں اپنی مرضی اور خوشی سے فوج میں بھرتی ہو رہی ہیں۔

اگست سنہ ۱۹۲۹ء حکومت نے اعلان کیا تھا۔ کہ جن خواتین میں وہ شرائط موجود نہ ہوں جو ایک نوجوان متعلم کے لئے مدرسہ حربیہ میں داخلہ کے لئے ضروری ہو تو وہ بلا کسی رُکاوٹ کے مدرسہ حربیہ میں داخل ہو سکتی ہیں۔ حکومت کی نظر میں ایک نوجوان مرد اور نوجوان عورت بالکل مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ اب رُوس میں خواتین کی تعلیم! تو وہ حیرت انگیز ترقی کر رہی ہے اور یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ آج رُوسی خواتین میں ڈاکٹری، بیرسٹری، ریاضی کی سند یافتہ بہت سی خواتین ہیں ابھی پچھلے دنوں رُوسی خواتین نے چھوٹے چھوٹے دیہات کا دورہ شروع کیا۔ وہاں جاکر

KHILAFAT LIBRARY

مزدور اور کاشتکار خواتین کو لکھنا پڑھانا اور بالشویک نظام حکومت سے باخبر کرنے کا سلسلہ جاری کیا اسی سلسلہ میں ماسکو میں ایک کانفرنس بھی ہوئی جس میں تقریباً سترہ ہزار نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے شرکت کی۔ غرضیکہ آج روس میں انقلاب کی جو حالت ہے اور زندگی انقلاب کی جن منزلوں سے گذر رہی ہے اس کے نتائج کا اندازہ لگانا دشوار ہے ؛

پھلوں سے خشک مربّہ بنانا

مندرجہ ذیل طریقہ پھلوں کی کینڈی بنانے کیلئے فروٹ پریزرویشن لباریٹری لائل پور میں کامیاب ثابت ہوا ہے - جن بہنوں کو گھر کے لئے کینڈی بنانے شوق ہو وہ اس طریقہ کو ضرور آزمائیں - بیر - آم - سیب - خرمانی - آلوچہ - انجیر - آڑو - ناشپاتی وغیرہ پھلوں کا اور کھٹا - مالٹا - سنگترہ وغیرہ کے چھلکوں کا مربّہ ڈالنے کے لئے قریباً ایک ہی طریقہ استعمال کیا جا سکتا ہے ؛

(۱) پھل کو اچھی طرح پانی میں دھو لینا چاہیئے - تاکہ مٹی وغیرہ دُور ہو جائے - فقط اچھی قسم کے پھل ہی استعمال میں لانے چاہئیں - جو نہ ہی زیادہ پکے اور نہ ہی زیادہ کچے ہوں - آم قدرے کم پکے ہونے چاہئیں - تاکہ اُن کا باریک چھلکا آسانی سے چھیلا جا سکے ؛

(۲) بیر - خرمانی - آلوچہ - انجیر اور چھوٹے چھوٹے آم اور سیب کے پھل ثابت استعمال کیئے جا سکتے ہیں اِن پھلوں میں لکڑی کے خلال سے یا سوئی سے اچھی طرح بہت سوراخ کر لینے چاہئیں - بڑے بڑے آموں کا باریک چھلکا اُتار کر اُن کے بڑے بڑے ٹکڑے بنا لینے چاہئیں - اسی طرح بڑی ناشپاتی اور آڑو کے پھلوں کو چھیل کر اُن کے آدھے آدھے ٹکڑے کر لینے چاہئیں - مالٹے - کھٹے اور سنگتروں کے چھلکے ہی استعمال کیئے جاتے ہیں - اُن کے ساتھ گودا نہیں رکھنا چاہیئے ؛

(۳) پھل کو جب تک کہ وہ نرم نہ ہو جائے اُبلتے رہنا چاہیئے - عام طور پر پھلوں کو ۲ منٹ سے لے کر ۵ منٹ تک اُبالا جاتا ہے - سخت چھیل والے زیادہ اور نرم چھیل والے دیر تک اُبالے جاتے ہیں - مالٹا - سنگترہ وغیرہ پھلوں کی چھیل زیادہ سخت ہوتی ہے - اس لئے اُن کو قریباً آدھ گھنٹہ اُبالتے رہنا چاہیئے - بہت زیادہ اُبالنے سے پھل کی شکل و شباہت بگڑ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے - اور بہت کم اُبالنے سے پھل سیاہ اور بھدے رنگ کا نظر آنے لگتا ہے - اور اُس کی کینڈی اتنی اچھی نہیں بنتی - پھل کو اُبالنے کا مقصد محض اس کو نرم کرنے کا ہی ہوتا ہے - تاکہ کھانڈ اس میں آسانی سے سرایت کر جائے - پھر نرم کردہ پھل ایک مٹی کے برتن (مرتبان) میں رکھا جاتا ہے ؛

(نوٹ) اگر پھل پہلے سے ہی زیادہ نرم ہوں تو پا تو انہیں اُبالنے کی چنداں ضرورت ہی نہیں ہوتی - اور اگر ہو بھی تو فقط برائے نام - ایسے پھلوں میں سوراخ

KHILAFAT LIBRARY

بھی اُبالنے کے بعد ہی کرنے چاہئیں ۔ تاکہ ابلتے وقت انکا رس پانی میں نہ ضائع ہو جائے ؎

(۴) پھر کھانڈ کا شربت جس میں ایک حصہ کھانڈ اور تین حصہ پانی ہو حسب ضرورت جتنا چاہیئے تیار کیا جاتا ہے ۔ پھر اسی شربت کو اُبال کر نرم کردہ پھل پر جو پہلے سے ہی مرتبان میں رکھ چھوڑا ہو ڈال دینا چاہیئے پھل کو ۲۴ گھنٹہ کے لئے شربت میں ڈبو رکھنا چاہیئے پھل کو ڈبوئے رکھنے کے لئے شاید کسی وزنی چیز کو اُس کے اوپر رکھنا پڑے ۔ شربت تیار کرتے وقت آدھی کھانڈ اور آدھا گُڑ استعمال کر لینا بہتر ہے ۔ گڑ میں گلوکوز ہوتا ہے ۔ گلوکوز تو مربہ کو خشک ہونیکے بعد سخت نہیں ہونے دیتا اور دوسرے اُس کی سطح پر کھانڈ کے ذرے بھی ظاہر نہیں ہونے دیتا ۔ نیز وہ پھل کی سطح کو چمکا دیتا ہے ۔ گُڑ بہ نسبت کھانڈ سستا بھی ہوتا ہے ؎

(۵) چوبیس گھنٹہ بعد اُسی شربت کو مرتبان سے نکال کر اُس میں کھانڈ پہلے استعمال شدہ کھانڈ اور گُڑ کے چوتھائی وزن کے برابر ڈال لینی چاہیئے ۔ پھر اُسے اُبال کر پھل پر ڈال دینا چاہیئے اسی طرح ہر چوبیس گھنٹہ کے بعد ہر روز چوتھائی وزن کھانڈ ڈالتے رہنا چاہیئے ۔ جب تک کہ شربت شہد کی مانند گاڑھا نہ ہو جائے اس تمام عمل کو سات آٹھ دن لگ جاتے ہیں ۔ جب شربت شہد کی حالت پر پہنچ جائے تو پھل کو اور تین چار دن تک اس میں رہنے دینا چاہیئے ۔ تاکہ کھانڈ اچھی طرح تمام پھل کے اندر سرائیت کر جائے ۔ اگر پھل کو شربت کے اندر زیادہ دیر بھی رکھا جائے ۔ تو کوئی نقصان نہیں ہوگا ۔ اگر مربہ بنانے کے دوران میں پھل یا شربت دونو میں سے کوئی ایک بھی خراب ہونا شروع ہو جائے تو پھر دونو کو اُبال لینا چاہیئے ؎

خشک کرنا

(۶) پھر پھل کو شربت سے نکال کر کسی جالی یا کپڑے پر پھیلا کر دھوپ میں یا گرم کمرے میں جبتک کہ وہ اچھی طرح سوکھ نہ جائے ۔ رکھا جاتا ہے ؎

قدرت کی انتقامی گرفت

KHILAFAT LIBRARY

اعظم گڈھ کی خبر ہے ۔ کہ ایک عورت جس کے ساتھ دو بچے اور زیورات و نقدی کا صندوق تھا ۔ ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانے کے لئے تانگہ پر سوار ہوئی ۔ اثناء راہ میں کسی جنگل میں تانگہ والے کی نیت بگڑ گئی ، اور وہ گھنے درختوں میں تانگہ ٹھہرا کر عورت اور بچوں کو اُتار کر ایک درخت کے نیچے لے گیا ۔ اور عورت کی عصمت دری کے درپے ہُوا ۔ عورت نے ہر چند منت و سماجت کی ۔ لیکن بدبخت کے سر پر بے حیائی کا بھوت سوار تھا ۔ اس نے ایک نہ مانی ، عورت کو مارا پیٹا ، اور اس قدر تنگ کیا کہ بیچاری نیم جان ہو گئی ۔ آخر اُسے ایک بوریا میں باندھا ۔ اور اس نیت سے کہ اُسے کنوئیں میں ڈال کر زیورات کے صندوق پر قبضہ کرے ۔ ایک بڑی بھاری پتھر کی تلاش میں پھرنے لگا ۔ یہ قدرت کے سوا عورت کا کون تھا ، کہ بیچاری کی اس مصیبت میں آڑے آتا ۔

بے کسی و بے بسی میں امداد غیبی کا انتظار کر رہی تھی، اور بوریا میں لپٹی ہوئی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی، بچے بلبلا رہے تھے۔ اور ظالم کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے ایک درخت کے نیچے کراہ رہے تھے۔ ظالم بے حیا نے پھرتے پھراتے ایک پتھر پایا۔ اسے اٹھانا چاہتا ہی تھا۔ کہ اس کے نیچے سے ایک سیاہ فام سانپ نمودار ہوا، اور فوراً ہی اس کے دونو ہاتھوں پر آہنی زنجیر کی طرح لپٹ گیا، اور وہ مبہوت سا رہ گیا بے بس و بیچارہ ہو گیا۔ اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ کیا کرے۔ کہ اتفاقاً کوئی افسر اثنائے دورہ میں اِدھر سے گذرتا ہوا، بچوں کے کراہنے کی آواز پا کر موقعہ پر آ پہنچا۔ دریافت حال پر بوریا کو کھولا اور مظلومہ کا بیان قلمبند کیا۔ ظالم چاہتا تھا کہ فرار ہو جائے۔ لیکن اُس کا خون منجمد ہو چکا تھا اور جُنبش تک کی سکت باقی نہ تھی، راہ گذر افسر وہاں پہنچا اور دیکھا کہ ایک پُر ہیبت سیاہ فام سانپ اس کے ہاتھوں سے لپٹا ہے اس نے پکار کر کہا کہ اے سانپ میں اب مظلومہ کی امداد کو پہنچ گیا ہوں۔ تجھے اگر ظالم کی گرفت کیلئے خدا نے مقرر کیا ہے۔ تو اب اسے چھوڑ دے۔ یہ بھاگ نہیں سکتا سانپ نے یہ آواز سنتے ہی اپنے بل ڈھیلے کر کے اس کے ہاتھوں کو چھوڑا، اور زمین پر چھلانگ کر دم میں غائب ہو گیا۔ افسر مذکور ظالم و مظلوم اور بچوں کو موٹر میں سوار کر کے صدر میں لے آیا۔ عورت ہسپتال میں داخل کی گئی۔ جہاں وہ تیسرے روز مر گئی۔ مجرم اپنے کئے کی سزا بھگت رہا ہے۔ دیدۂ بینا کے لئے یہ واقعہ نہایت عبرت انگیز ہے۔ خلق خدا کو تنگ کرنا اور طرح طرح کے مظالم سے تنور شکم کا ایندھن مہیا کرنا ہی زندگی کا بہترین مقصد قرار دئیے ہوئے ہیں۔ اس واقعہ سے سبق لیں۔ اور قدرت کی سخت گرفت سے خوف کھائیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

دانتوں کی حفاظت

واضح ہو کہ پچاس فیصدی بیماریاں جن میں انسان اکثر مبتلا رہتا ہے منہ کے راستہ سے جسم میں داخل ہوتی ہیں۔ اسی لئے منہ کو جسم کا دروازہ کہا گیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ دانتوں اور منہ کی صفائی نہائت ضروری ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے :-

(۱) کھانا کھانے کے بعد ہمیشہ دانت اچھی طرح صاف کر لینے چاہیئیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائیگا۔ تو کھانے کے چھوٹے چھوٹے ذرے دانتوں میں پھنس کر رہ جائینگے۔ اور رفتہ رفتہ ان کے سڑنے سے ایک خاص قسم کا تیز۔ آب بننے لگے گا۔ جو کہ دانتوں اور مسوڑوں کو سخت نقصان پہنچائے گا ؛

(۲) رات کو سونے سے پہلے دانت اچھی طرح صاف کر لینے چاہیئیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو دانتوں کی دراڑوں میں جو کھانے کے ٹکڑے رہ جاتے ہیں۔ وہ رات بھر پڑے آسانی سے تیز آب میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جو کہ نہ صرف دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ بلکہ مسوڑوں پر چھالے ڈال دیتا ہے۔ ان آبلوں سے اکثر مواد نکلتا رہتا ہے۔

اور کھانے کے ساتھ معدہ میں پہنچکر بدہضمی کا باعث ہوتا ہے +

(۳) روز صبح ضروریات سے فارغ ہو کر منجن یا داتن سے دانت ضرور صاف کرنے چاہئیں۔ نیم یا ببول کی داتن کرنے سے دانت مضبوط اور صاف رہتے ہیں اور بہت سی بیماریاں دُور رہتی ہیں +

KHILAFAT LIBRARY

(۴) اگر ٹوتھ پاؤڈر اور ٹوتھ برش سے دانت صاف کرنے کی عادت ہو۔ تو چاہیئے کہ برش کو صاف رکھا جائے۔ اور وقتاً فوقتاً اُسے کسی اینٹی سیپٹک سے یا صابن سے صاف کیا جائے۔ دانت صاف کرتے وقت برش کو آہستہ آہستہ اور اوپر نیچے چلانا چاہیئے +

(۵) جن لوگوں کے دانت صاف نہیں رہتے۔ ان کے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے۔ اور خراب ہوا پھیپھڑوں میں پہنچکر صحت کو سخت نقصان پہنچاتی ہے +

(۶) جو لوگ دانت صاف نہیں کرتے۔ اُن کے دانتوں میں اکثر کیڑا لگ جاتا ہے۔ دانت سڑنے لگتا ہے جس کے سبب سے دانت میں درد ہونے لگتا ہے۔ دانت یا داڑھ کا دُور کرنے کے لئے کاربولک ایسڈ ذرا سا اس کی جڑ پر رکھ دینا چاہیئے۔ درد میں فوراً کمی ہو گی +

(۷) اگر دانتوں میں کیڑا لگ جائے یا دانتوں کی اور کوئی بیماری ہو جائے۔ تو فوراً کسی قابل دندان ساز سے علاج کروانا چاہیئے۔ اگر دانتوں کے درمیان بڑا درز ہو گیا ہو۔ تو اُسے کسی تجربہ کار دندان ساز سے بھروا لینا چاہیئے +

(۸) جہاں تک ہو سکے۔ ناک سے سانس لی جائے۔ منہ سے سانس لینے سے جبڑے خراب اور بدشکل ہو جاتے ہیں +

(۹) اکثر بچے دانتوں سے ہاتھ کے ناخن چباتے رہتے ہیں یہ ایک نہایت مضر اور خراب عادت ہے۔ اسی سے دانتوں اور جبڑوں کی شکل خراب ہو جاتی ہے +

(۱۰) کھانے کی سخت چیزیں مثلاً چنا۔ سپاری۔ گنا وغیرہ کھانے اور چبانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں +

(۱۱) کھانا خوب چبا کر کھانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے منہ کا لعاب (Saliva) کھانے کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جس سے کھانا جلد ہضم ہو جاتا ہے +

(۱۲) بادام اور ثابت سپاری دانت سے ہرگز نہ توڑنا چاہیئے +

(۱۳) اگر دانت کھودنے کی ضرورت ہو۔ تو چاقو یا پن وغیرہ سے ہرگز نہ کھودنا چاہیئے۔ نیم۔ ببول یا کسی اور لکڑی کی چھوٹی چھوٹی قلمیں استعمال کرنی چاہئیں۔ یا جاپانی ٹوتھ پک استعمال کریں +

(۱۴) جو لوگ روزانہ دانت صاف نہیں کرتے اُن کے دانتوں پر مسوڑوں کے پاس بھورے رنگ کا سخت مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور مسوڑے دُور ہٹتے جاتے ہیں۔ اور دانتوں کی جڑیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اس ٹارٹر کو فوراً چاقو وغیرہ سے کھرچ کر ہٹا دینا چاہیئے۔ اور اُس کے بعد روزانہ دانتوں کو داتن یا منجن سے برابر صاف کرنا چاہیئے۔ تاکہ دوبارہ ان پر ٹارٹر نہ جم جائے +

(۱۵) منہ اور دانت صاف کرتے وقت کبھی کبھی نمک کا پانی بھی استعمال کرنا چاہیئے +

(۱۶) کوئی زیادہ گرم یا زیادہ ٹھنڈی چیز کھانی پینی نہ چاہیئے +

(۱۷) پانی سے دانت صاف کرتے وقت پانی دانتوں کی داڑوں میں سے نکالنا چاہیئے۔ تاکہ دانتوں میں پھنسے ہوئے کھانے کے ٹکڑے پانی کے ساتھ باہر نکل جائیں ؎

(۱۸) عالم پیری میں اکثر لوگوں کو دانتوں کی شکایت رہتی ہے۔ اگر شروع سے دانتوں کی حفاظت کی جائے۔ تو تمام عمر دانت مضبوط رہیں۔ والدین کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو دانتوں کی حفاظت کی اہمیت سمجھائیں۔ اور انہیں روزانہ دانت صاف کرنیکے عادی بنائیں؎

KHILAFAT LIBRARY

امیر ابن سعود کی عیسائی بیویاں

دو نوجوان عورتیں آج مشرق قریبہ کے ایک فرمانروا کے حرم میں ہیں، قیدیوں کی حیثیت سے نہیں بلکہ امن و عافیت کے ساتھ، انہیں یہ حق حاصل ہوا ؎

عبدالعزیز ابن سعود ایک طاقتور اور بہادر شخص ہیں۔ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کا کھویا ہوا تخت اپنے نوجوانوں کی شمشیر کی قوت سے حاصل کیا۔ اور ۳۰ سال کے عرصہ میں انہوں نے اپنے آپ کو عربستان کے دو تہائی حصہ کا مالک بنالیا ؎

یہ عیسائی لڑکیاں وسطی عربستان میں کیونکر پہنچیں۔ اور کس طرح وہ شاہ نجد کے حرم میں داخل ہوگئیں ؟

جنگ عظیمی کے پہلے سال میں جب ترکوں نے آرمینیوں کو ان ممالک سے نکال دیا۔ اور جنوب میں عراق اور شام کی طرف بھیجدیا۔ تو چند پناہ گزینوں نے دمشق کی راہ لی۔ اس کے بعد ہی کوہ لبنان میں قحط پڑا۔ جس کی وجہ سے لوگ وطن چھوڑ چھوڑ کر چلے گئے۔ ان میں لڑکیاں بھی تھیں۔ جو اس مصیبت میں گرفتار ہوگئی تھیں۔ لڑکیاں لونڈیوں کی طرح دمشق میں وسطی عربستان کے تاجروں کے ہاتھوں فروخت کردی گئیں ؎

عیسائی لونڈیوں کے ساتھ سلطان ابن سعود کا برتاؤ ایک سچے مسلمان کا سا ہے۔ وہ برتاؤ میں فیاضی اور عملی دانشمندی بھی ظاہر کرتے ہیں۔ جب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی لڑکی کسی عرب کے گھر میں داخل ہوتی ہے تو اس کو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جب اس آقا سے اس کے لڑکا تولد ہوتا ہے تو وہ خود بخود آزاد ہو جاتی ہے اور اس کا مرتبہ شرعی بیوی کا ہو جاتا ہے۔ یہی حال سلطان ابن سعود کی ان دونو عیسائی بیویوں کا بھی ہوا ؎

ان دونو میں سے کوہ لبنان سے آئی ہوئی شامی عورت زیادہ حسین ہے۔ نہ صرف اپنے حسن و جمال کی وجہ سے، بلکہ اپنی فہم و ذہانت اور اطاعت کیشی و وفاداری اور گھریلو خوبیوں اور کفایت شعاری کے باعث بھی وہ ملکہ حرم ہے۔ اور شاہ ابن سعود کی پرائیویٹ زندگی میں رہنمائی کرنیوالی روح ہے ؎

سلطان ابن سعود کی ہر ایک بیوی یا لونڈی کے لئے ایک علیحدہ علیحدہ کمرہ ہے۔ اور یہ چار مکانات پر

مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک مکان میں سلطان ابن سعود نے ایک شام از راہ عنایت مجھے مدعو کیا تھا گھر کی مالکہ کہیں نظر نہ آئیں۔ اور وہاں سے رخصت ہوتے وقت مجھے معلوم ہوا۔ کہ مجھے اسی عیسائی لڑکی کے گھر میں مدعو کیا گیا تھا۔ وہ پانچ کمروں پر مشتمل ہے۔ بیٹھنے کا ایک بڑا کمرہ ہے جس کو قالینوں سے سجایا گیا ہے اور سرخ کپڑے کا ایک پنکھا نصب کیا گیا ہے۔ سونے کا بھی ایک کمرہ ہے جس میں مسہری لگی ہوئی ہے ایک باورچی خانہ ہے۔ اور خدام کے لئے ایک کمرہ ہے ؞

جزیرہ نمائے عرب میں سفر کرنے کے انہیں سب سے زیادہ مواقع ملے ہیں۔ کیونکہ سلطان ابن سعود ہمیشہ ان کو اور ان کی عیسائی بہن کو سفر میں اپنے ساتھ لیجایا کرتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتے ہیں ان کے بچے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ لیکن اب وہ اونٹوں پر شغدف میں سفر نہیں کیا کرتے ؞

دونو عیسائی لڑکیوں کے لئے یہ امر طمانیت کا سبب ہوا ہوگا۔ کہ وہ اپنے محلوں سے نکلیں اور انہیں کعبہ کی زیارت کرنی نصیب ہوئی۔ اور ان ہزاروں لاکھوں زائرین حرم کا اجتماع دیکھنے کا موقع ملا۔ جو عالم اسلام کے گوشے گوشے سے اس ریگستان میں ہر سال جمع ہوا کرتے ہیں ؞

KHILAFAT LIBRARY

مختلف واقعات

کلکتہ ۱۶ مارچ - گذشتہ شام ایک گھوڑا گاڑی جس میں ایک عورت اور ایک مرد سوار تھے بیس فٹ کی بلندی سے دریائے ہگلی میں گر پڑی جس سے عورت ڈوب گئی اور مرد کو معمولی ضربات آئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گھوڑا گاڑی سٹرینڈ بنک روڈ پر سے گذر رہی تھی۔ اتفاقاً گھوڑا چمک گیا۔ جس سے وہ گاڑی سے کھل گیا اور گاڑی سڑک سے نیچے دریا میں گر پڑی۔ عورت گاڑی کے اندر مردہ پائی گئی۔ کوچبین اور تیسرا آدمی گاڑی سے کود پڑے۔ اور ان کو کوئی ضربات نہیں آئی۔ گاڑی ابھی تک پانی میں پڑی ہوئی ہے ؞

لاہور ۱۶ مارچ۔ ایک نوجوان ہندو لڑکی کھانا تیار کر رہی تھی کہ اس کی دھوتی میں آگ لگ گئی۔ اس نے آگ بجھانے کی کوشش کی۔ لیکن قمیص تک آگ پہنچ گئی۔ اور چند لمحہ میں اس کے تمام کپڑے جل گئے۔ ایک ڈاکٹر صاحب کو فوراً بلایا گیا۔ لیکن لڑکی فوت ہو گئی۔ اس لڑکی کی عمر ۱۷ سال بتائی جاتی ہے ؞

مدراس ۱۵ مارچ۔ سشن جج کڈاپور نے نارائن سوامی نامی ایک بھگت کو ایک شیر خوار بچہ کے سفاکانہ قتل کے الزام میں سزائے موت کا حکم دیا۔ واقعات یہ ہیں کہ ایک دیہاتی عورت کے چیچک نکلی تھی۔ اس کے خاوند نے نارائن سوامی کو جو سیتا کا بھگت مشہور تھا علاج کے لئے بلایا۔ اس نے سر ہلا کر کہا کہ دیوی لوگوں کی بھینٹ چاہتی ہے پھر یہ شخص دیوانہ وار دو دن تک پھرتا رہا اور تیسرے دن یکا یک بیمار عورت کے گھر میں داخل ہو کر اسکے شیر خوار

بچہ کو اٹھا لیا اور ایک پتھر کی بھاری سی مورتی کے گرد پھر کر بچہ کا گلا گھونٹ کر اُسے جھاڑی میں پھینکدیا- ملزم نے عدالت کے سامنے یہ عذر کیا کہ اسوقت وہ آپے میں نہیں تھا اور بھوتوں کے زیر اثر تھا +

کلکتہ ۱۶ر مارچ- کلکتہ کے کسی کالج کے طالب علم کالی چرن بی اے کی ماں نے عدالت کے سامنے یہ بیان دیا کہ کالی چرن کی عمر بیس سال کی تھی۔ ۱۳ر فروری کی رات کو قریب ڈیڑھ بجے میں یکایک جاگ اُٹھی- میں نے دیکھا کہ میرا شوہر میرا گلا کاٹنے کی کوشش کر رہا ہے- چاقو اس کے ہاتھ میں تھا- میں نے اپنے بیٹے کو مدد کے لئے پکارا- وہ بھی اس کمرہ میں سو رہا تھا- شوہر نے کہا کہ کسے جگاتی ہے- وہ موت کی آغوش میں سو چکا ہے- اب تیری باری ہے اور پھر خود مجھے اس مصیبت کی زندگی کا خاتمہ کرنا ہے- روز کی فاقہ کسی طرح کام چلانا اچھا ہے- میرا شوہر ایک انگریزی دوکان پر نوکر تھا- اس کی ملازمت چھٹ گئی تھی- وہ کچھ دیوانہ بھی تھا- جیوری نے فتویٰ دیا کہ قاتل باپ نے عالم دیوانگی میں بیٹے کو مار دیا ہے +

نیو دہلی ۱۷ر مارچ- آل انڈیا ویمنز ایجوکیشن ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ لیڈی ارون کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ہز ہائی نس نواب بھوپال بیگم شاہ نواز- سر کاؤس جی جہانگیر اور مسز نائیڈو نے مجوزہ کالج کھولنے کی تائید میں تقریریں کیں- مسٹر کولا نے اعلیٰ حضرت نظام دکن کی طرف سے ۲ لاکھ، سر وکٹر ساسون کی طرف سے ۵۰ ہزار، مہاراجہ جے پور کی طرف سے ۸ ہزار اور ایک گمنام لیڈی کی طرف سے ۸ ہزار روپیہ کے عطیات کا اعلان کیا +

پٹنہ ۸ر مارچ- آج پٹنہ ہائیکورٹ میں مسٹر جسٹس اداجی اور مسٹر جسٹس سکروپ کے روبرو چوکو مرما نامی سنتھال کی اپیل پیش ہوئی- ملزم کو اپنی بیوی اناپی سہدا کے قتل کے الزام میں سشن جج بھاگل پور کی عدالت سے موت کی سزا ہوئی تھی- واقعات مقدمہ یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ ۸ر نومبر ۱۹۳۰ء کی صبح کو ملزم نے اپنے رشتہ داروں اور گاؤں کے چوکیدار سے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو بدیں وجہ قتل کر دیا ہے کہ وہ آدھی رات کو گھر سے باہر نکل جایا کرتی تھی اور بھوتوں سے باتیں کیا کرتی تھی- فاضل ججان نے کہا جاہل سنتھالوں میں جادو ٹونا عام ہے- بیوی کا سر کاٹ دینا سنتھالوں میں عام بات ہے- اور یہ اس بات کا نشان ہے کہ خاوند کو اپنی بیوی کے چال چلن پر شبہ ہے اسوجہ سے ہو سکتا ہے کہ ملزم کا یقین ہو کہ اسکی بیوی جادوگرنی ہے یا وہ عصمت شعار نہیں رہی اس لئے اس مقدمہ میں قانون کی انتہائی سزا دینا ناپسندیدہ امر ہے چنانچہ اس وجہ سے فاضل ججان نے ملزم کی سزائے موت کو عبور دریائے شور کی سزا میں تبدیل کر دیا +

KHILAFAT LIBRARY

(لندن- ۱۶ر مارچ) روس کے بعض علاقوں میں بالشویک حکومت نے مسلمان خواتین کو نقاب یا برقع اوڑھنے کی ممانعت کر دی ہے- سرکاری حکام حکومت کے اس فرمان کو عملی جامہ پہنانے کیلئے سختی کر رہے ہیں- علماء اور سرکاری حکام میں چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی ہے- علماء نے اعلان کر دیا ہے کہ ہر مسلم خاتون کو نقاب ڈالنا فرض ہے- چنانچہ انہوں نے اس کی صداقت کیلئے چھوٹے چھوٹے اشتہار شائع کئے ہیں +

مُردہ ماں کے تابوت میں بچہ کی پیدائش:- یونان کے صوبہ ایپروس کا باشندہ گوجیاس اپنی مُردہ ماں کے تابوت میں پیدا ہوا- اس تابوت میں اس کی مُردہ ماں کو جب کفن وغیرہ پہنا کر لٹایا گیا- تو اس کے دو گھنٹہ کے بعد گورجیا پیدا ہوا +

چند کارآمد نسخے

دیسی کافور - پیپرمنٹ - ست اجوائن روغن الائچی ہموزن شامل کرکے دھوپ میں رکھیں عمدہ عرق سردردی تیار ہے ۔

امرت بوند تیار کرنا :- دیسی کافور تین حصہ پیپرمنٹ تین حصہ اجوائن کا ست تین حصہ - ست دارچینی تین حصہ - لونگ کا ست تین حصہ - روغن صندل تین حصہ - ان سب کو شامل کرکے دھوپ میں رکھو عمدہ امرت بوند تیار ہوگی - اگر کپڑوں کے واسطے بنائے تو اس میں قدرے روغن تارپین بھی شامل کردے ۔

امرت انجن پین بام - دیسی کافور ایک حصہ ست اجوائن پون حصہ - پیپرمنٹ ایک حصہ - دارچینی کا ست نصف حصہ - لونگ کا ست نصف حصہ لوبان کا ست پون حصہ ان سب کو شامل کرکے دھوپ میں رکھو اگر مغز کی گرمی دور کرنا ہو تو ست لیموں یا عرق لیموں شامل کرکے ایک حصہ ویسلین میں ملاکر حل کرلو اور شیشی میں حفاظت سے رکھو ۔

سدھا سندھو تیار کرنا :- دیسی کافور ایک حصہ پیپرمنٹ ایک حصہ - ست اجوائن ایک حصہ - تارپین ۴ حصہ شامل کرکے دھوپ میں رکھو مجرب ہے ۔

مرض سل :- درخت بکائن سبز (تازہ) کے پھول تازہ حاصل کرے - اسکے پھولوں کے درمیان ایک سیاہ سی لونگ ہوتی ہے - وہ جسقدر چاہیں لے لیں - اور ان کو سایہ میں خشک کرلیں - اور سفید پھول علیحدہ خشک کرلیں - ان سیاہ کو جو خشک کرلی گئی ہیں صبح کے وقت تین ماشہ سفوف باسی پانی سے کھالیں یہ بیحد مفید اور مجرب دوا ہے ۔

بواسیر کا علاج :- گھوڑے کے سم جسقدر چاہیں لیکر کڑاہی میں تیز آگ نیچے جلاکر خاک سیاہ کرلیں - پھر کوٹ چھانکر مساوی الوزن شکر سفید ملاکر ۳-۳ ماشہ کی خوراکیں بنالیں ایک خوراک صبح ہمراہ شیر گاؤ - پرہیز ترشی بادی وغیرہ ۔

LIBRARY

مصباح کے بہی خواہوں سے

میں کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ مصباح کا فنڈ کمزور ہو رہا ہے اور خواتین جماعت احمدیہ اپنے اخبار کی طرف کم توجہ دے رہی ہیں - اخبار انکی خدمتمیں باقاعدہ بھیجا جارہا ہے لیکن جب وی پی کیا جائے تو اکثر انکاری آجاتے ہیں - دو روپے آٹھ آنہ سالانہ ۳ر ماہوار کوئی بڑی بات نہیں ہیں نہ صرف وی پی وصول کیے جائیں بلکہ توسیع اشاعت کے لئے مصباحی بہنیں خصوصیت سے کوشش کریں کم از کم دو سو مزید خریدار اس مہینے میں اخبار کے لئے پیدا ہو جائیں - نیز مضمون نگار بہنیں بالکل خاموش ہیں وہ مفید علمی و مذہبی تاریخی و معاشرتی و دستکاری کے مضامین لکھ کر بھیجوائیں - مضامین بہت کم ہوتے ہیں صرف نو آموز لڑکیاں کچھ لکھ بھیجتی ہیں - اور جو لکھنا جانتی ہیں - وہ خاموش ہیں ۔ (ایڈیٹر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰
اخبار مصباح - قادیان دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

یہ پھول :-

KHILAFAT LIBRARY

رومال کے کونوں پر

امۃ الرحمٰن بنت غلام حیدر صاحب ایکسٹرا ۱۲/۱ صفی - ۲/۲ راولپنڈی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا